

نے جو سعودی اور سامراجی پیٹروڈالر کی بدستی میں قاتلانہ حملوں اور شب خون مارنے کی انسانیت سوز روش شروع کی ہے اگر پلٹ کر اہلسنت و جماعت نے اینٹ کا جواب پتھر سے دینا شروع کر دیا تو تمہارا انجام کیا ہوگا یہ ”پدونہ پدو کے شور بے“ ملک بھر میں ان کی تعداد و بساط ہی کیا ہے، تازہ سروے کے مطابق پورے ملک میں ۸۰٪ فیصد تو صرف اہلسنت و جماعت ہیں اور ۲۰ فیصد میں دیوبندی، غیر مقلد، چکڑالوی، قادیانی اور اہل تشیع وغیرہ ہیں۔

ہم ان عقل و خرد کے مفلسوں سے اتنا اور عرض کریں گے کہ یہ تو شعور و قلم کا دور ہے، آج تمام مسائل زبان و قلم سے حل کئے جا رہے ہیں اگر تمہارے خود ساختہ دین و مذہب میں رائی کے ہزار ویں حصے کے برابر بھی صداقت ہے تو ہجوم عوام میں مناظرہ کے لئے چلے آئیے بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ باہم تبادلہ خیال کے بعد ملک کے ہر بڑے شہر میں مناظرے کے لئے تاریخیں طے کر لی جائیں پھر یہ حقیقت چودھویں کی چاندنی کی طرح ہر گھر آنگن تک پہنچ جائے گی کہ نجد و دیوبند سے جن تحریکوں نے جنم لیا ہے ان کی ختم ریزی انگریزوں نے خود اپنے ہاتھوں سے کی ہے اور اس بد مذہبی کے شجر سایہ دار کی آبیاری آج تک وہی موروثی آقا کر رہے ہیں عیاش عرب شیوخ کے خزانوں سے جو رقوم فراہم ہو رہی ہیں وہ بھی اسی سلسلہ کی ایک پرفریب کڑی ہے ان حقائق کی تفصیل دیکھنا ہو تو تاریخ نجد و حجاز، ننگ دین ننگ وطن، گناہ بے گناہی، محافظین حرم، الوہابیت، ہمفرے کے اعترافات، امتیاز حق، وہابی مذہب اور دیوبندی مذہب وغیرہ درجنوں کتابیں ہیں۔ مگر یہ لوگ عوام کو نہ حقائق سے واقف ہونے دیتے ہیں اور نہ خود میدان مناظرہ میں آنے کی ہمت و قوت ہے اپنے گھر میں بیٹھ کر گالیاں دینا یا سڑکوں پر ہڑبونگ مچانا اور تخریب کاری اور قتل و غارت گری کا ننگا ناچ ناچنا تو جہالت و بربریت

ہے۔ ہم بار بار چیخ رہے ہیں کہ میدان مناظرہ میں آئیے، مگر ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ کسی مرد میدان کے سامنے ہرگز نہیں آسکتے اور اب تو مناظرہ کے نام ہی سے ان کی پیشانی سے پسینہ چھوٹنے لگتا ہے کیوں کہ اب تک جتنے بھی مناظرے ہوئے ہیں شکست و ہزیمت ہی ان کا مقدر بنی ہے اور ہر بار انھیں سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے اس کا اعتراف ان کے ہر مولوی کو ہے۔ یہ دیکھئے ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سابق مدرس مولوی محمد تقی امینی لکھتے ہیں:

”وطن (سیچہ بارہ بنکی) اور قرب و جوار میں شرک و بدعت کا بہت زور تھا جن کے خلاف آواز اٹھانا بہت مشکل کام تھا۔ اس زمانے میں وعظ و تقریر کے علاوہ علما سے مناظرہ کا بھی شوق تھا، لیکن جب میں شعور کو پہنچا تو معلوم ہوا کہ دعوت و تبلیغ اور حق کی اشاعت میں مناظرہ سودمند نہیں رہا بلکہ الٹا نقصان ہی ہوتا ہے۔“ (۲)

ان کے وطن میں شرک و بدعت کا بہت زور تھا یہ ہے ان کی تعبیر یعنی وہاں باپ، دادا، اہل خاندان اور اہل موضع سب کے سب مشرک تھے ان کی پیدائش پر ظہور اسلام موقوف تھا، یہ لوگ اہلسنت و جماعت کو بدعتی اور مشرک کہتے ہیں، ظاہر ہے کہ ان کے جنم سے پہلے ان کی جنم بھومی پر اہلسنت و جماعت کی حکمرانی تھی، پھر یہ اپنی نو خیزی میں کسی دیوبندی کے ہتھے چڑھ گئے، پھر انھوں نے علمائے اہلسنت سے مناظرے کئے اور کرائے مگر ہر بار انھیں المناک چوٹیں پہنچیں اور سخت نقصانات بھی اٹھانے پڑے جس کی تکلیف انھیں عرصہ دراز تک رہی۔

اسی طرح اس فرقے کی یہ افسوسناک دوغلی پالیسی بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک جانب تو ان کا ہر فرد ہاتھ میں تسبیح دبائے یہ وظیفہ الاپتا ہوا نظر آتا ہے کہ



”میاں کسی کو برا نہیں کہنا چاہئے“ بلکہ کافر کو بھی کافر نہ کہو کیا خبر وہ مسلمان ہو جائے۔ اور دوسری طرف عالم یہ ہے کہ موقع پا جائیں تو حیوانیت سے لے کر شیطانیت تک کی ہر منزل چند لمحوں میں عبور کر لیں اس سال ۱۹۹۷ء میں ٹھیک عید میلاد النبی ﷺ کے دن کو پانچ سو میں دیوبندیوں کی رسول دشمنی کا ایک اور انتہائی بدترین حادثہ پیش آیا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ اسلامی روایات کے مطابق آبادی میں جلوس محمدی ﷺ کا اہتمام کیا گیا تھا دیوانگان مصطفیٰ ﷺ تکبیر و رسالت کی گونج میں جب شاہراہوں پر آئے اور خوش گلوں و جوانوں اور نوخیز بچوں نے اپنی اپنی ٹولیوں میں لے لے ملا کر نعت نبی کے نغمے چھیڑے تو پوری فضا عشق رسول کی عطر بیز خوشبوؤں میں ڈوب گئی لیکن یہ دلکش صدائیں دیوبندیوں کے خرمن باطل پر بجلی بن کر گریں۔ اور پھر اپنے جلتے ہوئے دلوں کی آگ بجھانے کے لئے یہ انسان نما شیطان نہتے مسلمانوں پر بالکل اسلام دشمن دہشت گردوں کی طرح ٹوٹ پڑے، ہر طرف افراتفری کا عالم برپا ہو گیا، غیر مسلموں تک میں یہ بات عام ہو گئی کہ بد نما پیشانی والوں نے آج مسلمانوں پر عین اس وقت حملہ کر دیا جب وہ اپنے پیغمبر کا جلوس نکالنے میں مصروف تھے۔ بلکہ غیر مسلموں نے اپنی حیرت کا یہاں تک اظہار کیا کہ ہماری معلومات میں بالکل پہلی بار یہ نیا اضافہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کی طرح رہنے سہنے والوں میں بھی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جو پیغمبر اسلام کو نہیں مانتی ہے اگر ایسا ہے تو پھر ان کے لئے مسجدوں کی کیا تخصیص ان کے لئے ہمارے مندروں کے دروازے بھی کھلے ہوئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ اور اس حادثہ کے اس رخ پر تو آنکھیں بھر آئیں اور دل لرز اٹھے کہ جلوس میں چھوٹے چھوٹے بچے اپنے ہاتھوں میں علم مصطفیٰ اٹھائے اور لبوں پر درود و سلام سجائے عشق نبی کی تصویر بنے خراماں خراماں چلے جا رہے تھے ان ظالموں نے ان بچوں کی نازک اندامی

تک کا خیال نہیں کیا بلکہ ان کو اپنے زد و کوب کا نشانہ بنایا۔ اور ان ناہنجاروں کی رسول دشمنی پر اہل خرد نے سراسر اس وقت پیٹ لیا جب انھوں نے ان جھنڈوں تک کو پھاڑ کر پیروں سے روندنا اور نالیوں میں ڈالا جو گنبد خضرا کے مقدس نقشوں اور نعرہ رسالت کی تحریروں سے مزین تھے کیا ان کی بد عقیدگی اور رسول دشمنی کے انکشاف کے لئے اب بھی کسی نقاب کشائی کی ضرورت ہے کیا ان کے یہ کرتوت ان کی بد عقیدگی اور رسول دشمنی کا چیخ چیخ کر اعلان نہیں کر رہے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ قوم جس نبی کا کلمہ پڑھتی ہے اسی کے ذکر خیر اور اسی کے یوم میلاد منانے سے اس قدر بیزار کیوں ہے باوجودیکہ قرآن و احادیث کے سیکڑوں دلائل اس کے جواز و استحسان کا اعلان کر رہے ہیں، اور یہ کوئی محض نظری مسئلہ نہیں بلکہ صدیوں کے دامن پر پھیلے ہوئے جمہور علماء و مشائخ کے قابل تقلید معمولات اس پر شاہد ہیں اور آج بھی عالم اسلام کا کوئی خطہ نہیں جہاں میلاد رسول ﷺ کی عطر بیز خوشبوؤں سے آبادیاں نہ مہک رہی ہوں، ان چند مقامات کا استثناء ضرور کیا جاسکتا ہے جہاں وہابیت و قادیانیت اپنے پرے جما چکی ہے۔ حرمین طہیین میں نجدی حکومت کے تسلط کے باوجود زندہ دل اور خوش عقیدہ مسلمان اپنے مکانوں، خانقاہوں اور دانش کدوں میں بہ ہزار ادب و احترام اور بصد شوق و محبت میلاد مصطفیٰ ﷺ کی محفلیں سجاتے ہیں، میلاد خواں حضرات جب قصائد مصطفیٰ پڑھتے ہیں تو پوری فضا میں وارفتگی عشق کا عالم طاری ہو جاتا ہے، یہ احقر جب زیارت حرمین طہیین کے لئے حاضر ہوا تھا تو مکہ شریف میں حضرت شیخ محدث محمد بن علوی مالکی دام ظلہ العالی کے یہاں محفل میلاد میں شرکت نصیب ہوئی اور مدینہ منورہ میں حضرت مولانا شیخ فضل الرحمن صاحب کے دولت کدے پر محفل میلاد میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ دونوں ہی مجلسوں میں



عشق و وارفتگی کے وہ کیف آور اور عشق پرور مناظر دیکھے تھے کہ آج بھی عالم تصور میں دل و دماغ پر وجدانی کیفیت چھانے لگتی ہے۔

در اصل محفل میلاد کی یہی ایمان افروزی اور عشق پروری دشمنوں کی میلاد بیزاری کی بنیادی وجہ ہے کیونکہ جن مقاصد کے تحت انگریزوں نے تحریک و ہابیت کی مالی سرپرستی کی تھی ان میں سب سے اہم اور بنیادی مقصد عظمت رسول کا گھٹانا اور دلوں سے عشق رسول کا مٹانا تھا۔ اسی لئے یہ اہل دیوبند اور غیر مقلد ہر اس چیز میں شرک و بدعت کا پہلو تلاش کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں جس سے انبیاء اولیاء کی تعظیم و توقیر کا چشمہ نور اہل رہا ہو۔ اب ذیل میں میلاد رسول ﷺ کے حوالے سے اکابر دیوبند کے چند فتوے ملاحظہ فرمائیے جو رضائے مولیٰ کے بجائے آقا یان زری خوشنودی کے لئے دیئے گئے ہیں:

سوال۔ انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایات صحیح درست ہے یا نہیں؟

جواب۔ انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے، مداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط بندہ رشید احمد (۳)

سوال جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعرس اور مولود درست نہیں۔ فقط بندہ رشید احمد (۴)

براہین قاطعہ میں ہے:

”حضرت ﷺ کا مولود شریف کرنا اور قیام تعظیمی کے لئے کھڑا ہونا

(۳) مولوی رشید احمد گنگوہی، فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص: ۱۵۰

(۴) مولوی رشید احمد گنگوہی، فتاویٰ رشیدیہ جلد ۳ ص: ۹۴

بدعت و شرک ہے اور مثل کھیا کے جنم کے۔“ (۵)

مولوی اسماعیل دہلوی نے محفل میلاد کے حوالے سے لکھا ہے:

”اگر کوئی حضرت عیسیٰ کے تولد کے بڑے دن کی محفل کرے تو مطعون ہو، اور

مولود شریف کی محفلیں کرتے ہیں اور برا نہیں سمجھتے، سبب یہی ہے کہ اس کا رواج نہیں

اس کی رسم پڑگئی اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں۔“ (۶)

ابوبکر جابر الجزائری کی کتاب ”مولد نبوی“ کا ترجمہ مشتاق احمد ندوی نے بنام ”محفل میلاد“ کیا ہے۔ اول نظر میں جب یہ کتاب ہم نے دہلی میں دیکھی تو خیال ہوا کہ یہ محفل میلاد کے ثبوت و فضائل میں ہوگی لیکن جب ورق گردانی کی تو مسرت افسوسناک حیرت میں بدل گئی کہ اب دن دھاڑے رہبری کے روپ میں رہنمی ہو رہی ہے، سطر سطر انبیاء اور اولیاء کی دشمنی سے بھری پڑی ہے۔ مصنف اس زہرا گلتی ہوئی کتاب کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”میں اس موضوع ”مولود نبوی“ رسالت مآب ﷺ کی جلالت شان اور اس

موضوع کی اہمیت و نزاکت کا تصور کر کے قلم اٹھاتے ہوئے بہت ہی متردد رہا، لیکن

جب اندازہ ہوا کہ پانی سر سے اوپر ہو رہا ہے اور مسلمانوں کے درمیان صرف لعن و

طعن ہی نہیں بلکہ تکفیر تک بات پہنچ گئی ہے تو میں یہ کتاب لکھنے پر مجبور ہوا۔ ماہ میلاد

”ربیع الاول“ سے کچھ دن قبل میں نے بی. بی. لندن سے سنا کہ سعودی عرب کے

مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز نے ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے، جو میلاد شریف کی

محفلیں سجاتے ہیں جس سے عالم اسلام میں غیظ و غضب کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ کتنے

لوگوں نے مجھ سے ناصحانہ انداز میں کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے میں فلاں کو اس لئے

ناپسند کرتا ہوں کہ وہ میلاد کا انکار کرتا ہے کیا ہی عجیب بات ہے؟ کہ جو شخص بدعت کو

(۵) خلیل احمد انیسٹھوی، براہین قاطعہ ص: ۲۲۸

(۶) مولوی اسماعیل دہلوی، تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان، مطبوعہ فاروقی ص: ۱۴۹



برا کہے اور اس کے چھوڑنے کی دعوت دے وہ اس لائق ہے کہ مسلمان اس سے بغض رکھیں اور ناپسند کریں؟ مسلمانوں کا تو یہ فرض ہے کہ اس کو گلے لگائیں اور آنکھوں میں بٹھائیں نہ کہ اس کو کراہیت کی نظر سے دیکھیں۔“ (۷)

ایسا لگتا ہے کہ نجدی مفتی عبدالعزیز بن باز کے میلاد دشمنی پر مبنی فتوے سے عالم اسلام میں جو غم و غصے کی لہر دوڑی تھی اسے سرد کرنے کے لئے پہلے عربی میں اور پھر اردو میں اس کی اشاعت کرائی گئی ہے، کتاب کے مندرجات قطعاً اس لائق نہیں ہیں کہ ان کی تردید میں کوئی علمی بحث کی جائے، محفل میلاد کے تقدس کو پامال کرنے کے لئے بے بنیاد مزخرفات اور لالچیں ہفوات کو جمع کر دیا گیا ہے، دلائل و شواہد جمع کرنے کے بجائے مولف و مترجم کی نظریں سعودی ریال پر مرکوز رہی ہیں، ہزار جدوجہد کے باوجود محفل میلاد کے خلاف انھیں قرآن و سنت اور اقوال ائمہ سے کوئی ٹھوس دلیل دستیاب نہیں ہوئی ہو تو ناجائز رسوم جعلی طور پر محافل میلاد کے سر ڈال دیں، وہ محفل میلاد کے عالمی منظر نامہ کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”میلاد شریف کا مفہوم تمام اسلامی دنیا میں تقریباً ایک ہی ہے فرق یہ ہے کہ ہر اسلامی ملک میں میلاد کا لفظ استعمال نہیں ہوتا، مغرب اقصیٰ (مراکش) والے اس کو ”موسم“ کہتے ہیں، اہل مغرب اوسط (جزائر) اس کو ”ذروہ“ کہتے ہیں، مصر اور مشرق اوسط میں عموماً مولد یا میلاد کہا جاتا ہے۔“

چند سطر کے بعد آں جناب لکھتے ہیں:

”یہاں تک تو بات وجہ تسمیہ کی تھی اور جو جو اعمال میلاد میں کئے جاتے ہیں وہ کم و کیف ہر ملک والوں کی عقل و فہم، غنا و فقر کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں لیکن سب میں مشترک چیزیں یہ پائی جاتی ہیں:

(۷) ابو بکر جابر الجزائری، محفل میلاد (اردو)، فرید بک ڈپو، دہلی ص: ۴-۵

۱۔ جس ولی یا سید کے نام پر موسم یا ذروہ یا میلاد وغیرہ ہو رہا ہے اس کے نام پر نذریں چڑھانا اور ذبح کرنا۔

۲۔ اجنبی عورتوں اور مردوں کا باہم اختلاط

۳۔ رقص و سرود، ناچ و رنگ گانا اور بجانا، طبلہ و تاشا اور سارنگیاں۔

۴۔ خرید و فروخت کے لئے میلوں کا لگنا۔ کہیں کہیں فحاشی اور شراب نوشی بھی ہوتی ہے۔

ہمارے کسی تبصرے سے پہلے انھیں کے قلم سے حکم شرع بھی سن لیجئے۔

اس سے ان میلادوں، موسموں، ذروہ و حضرة پر اسلام کا حکم معلوم ہو گیا کہ یہ ممنوع و حرام ہیں ان میں سے نہ کوئی میلاد جائز اور نہ کوئی موسم و ذروہ و حضرة مباح کیونکہ یہ بدعت ہے اور اسلامی عقیدہ کو ختم کرنے اور مسلمانوں کے ماحول کو بگاڑ کی بنیاد پر قائم ہے اور اس کی دلیل یہی ہے کہ اہل باطل ان کی مدد کرتے ہیں۔ (۸)

ہم تو آج تک یہ فیصلہ ہی نہیں کر پائے کہ آیا وہابیت کا سررشتہ نسب کسی مردود بہشت سے جا کر ملتا ہے یا رسول دشمنی کے نتیجے میں اہل توہب بصیرت و بصارت دونوں ہی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ خدا را اپنے ضمیر پر ہاتھ رکھ کر بتائیے ہندوستان کی ہزاروں آبادیوں میں ہر روز و شب ہزاروں میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں، ایک محفل میلاد شریف ہی دکھا دیجئے جس میں رقص و سرود، رنگ و ناچ، گانا بجانا، طبلہ تاشہ اور سارنگیاں بجتی ہوں اور شراب نوشی اور فحاشی کے دور چلتے ہوں، چلئے جزائری سعودی شراب و شباب کے نشے میں کچھ نہ دیکھ سکا، ندوی کو بھی کچھ نظر نہیں آیا، کیا ندوہ میں اسی طرح کے کذب و اتہام کا درس دیا جاتا ہے۔ جس نبی کا کلمہ پڑھتے ہو اسی کی عظمتوں سے کھلو اڑ کرتے ہو۔

(۸) ابو بکر جابر الجزائری/مشتاق ندوی، محفل میلاد اردو، مطبوعہ فرید بک ڈپو، دہلی ص: ۲۹-۳۰



اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی

نجد یوکلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

میلاد رسول کے اثبات پر میرے سامنے قرآن و حدیث کے بے شمار دلائل ہیں مگر ان مختصر صفحات میں نہ ان کی گنجائش اور نہ سردست ان کی حاجت اس کے ثبوت میں عرب و عجم کے علمائے اہلسنت صدیوں سے کتابیں لکھتے چلے آ رہے ہیں۔ اردو میں بھی اس موضوع پر سیکڑوں کتابیں ہیں، ایک مختصر فہرست مضمون کے آخر میں سپرد قلم کی جائے گی۔ اب ہم ذیل میں ان کے چہرے کے سامنے انھیں کا آئینہ رکھتے ہیں اور ہم پر کسی قسم کی خفگی کے بجائے یہ فیصلہ انھیں خود کرنا ہوگا کہ آئینہ توڑنا پسند کریں گے یا چہرہ بدلنا۔

یہ دیکھتے اہل توہب (وہابیوں) کے مشہور محسن و پیشوا نواب صدیق حسن خاں کی تصنیف ”الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ“ ہے۔ اس کتاب کے چند اقتباسات ذیل میں پڑھئے:

”اللہ تعالیٰ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حال کرے کہ ہم ہر روز کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محبت صادق و متبع سنت سے سن لیا کریں فقط کسی یوم و ماہ، تاریخ معین پر قصر نہ کریں۔“ (ص: ۱۰۵)

”اس میں کیا برائی ہے اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر ہفتہ یا ہر ماہ میں التزام اس کا کر لیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت و سنت۔۔۔ ولادت و وفات آنحضرت کریں، پھر ماہ و ایام، ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں۔“ (ص: ۵)

”ولادت شریفہ مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ (پیر) بارہویں شب ربیع الاول کو ہوئی، جمہور کا قول یہی ہے ابن جوزی نے اس پر اتفاق کیا۔ بعض نے کہا ۱۲ ربیع الاول کو اہل مکہ کا میلاد منانے کا عمل اسی پر ہے، علامہ طبری نے کہا

”روز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے بالاتفاق۔“ (ص: ۷)

محفل میلاد کے حوالے سے دیگر اکابر دیوبند کے نظریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے نواب صدیق حسن خاں کا یہ اقتباس بھی پڑھئے اور سردھنئے:

”جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا اس نعمت کے حاصل ہونے پر نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔“ (۹)

اب یہ فیصلہ تو قارئین ہی فرمائیں گے کہ نواب صدیق حسن خاں کے اس فتوے کی روشنی میں منکرین بزم میلاد کا کیا حکم بنا، یا پھر محفل میلاد کے حامیوں کو کافرو بدعتی گردانے والوں کے دارالقضا میں نواب صدیق حسن خاں کو کس خانے میں رکھا جائے گا؟

چند سال قبل غیر مقلدین نے سعودی عرب کی استعانت سے محمد بن عبد الوہاب کے لڑکے عبد اللہ کی کتاب ”مختصر سیرت رسول ﷺ“ شائع کی ہے۔ آں جناب ولادت مصطفیٰ کی خوشی میں ثویبہ کی آزادی اور ابولہب کے تخفیف عذاب والے مشہور واقعہ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

”جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جس کے بارے میں قرآن میں مذمت نازل ہوئی کہ اس کو حضور ﷺ کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر جزا (عذاب سے تخفیف) دی جاتی ہے تو اس تو حید کو ماننے والے مسلمان امتی کا کیا حال ہوگا جو آپ ﷺ کی میلاد کی خوشی منائے۔“ (۱۰)

کیا فرماتے ہیں مفتیان دیوبند اور اساطین غیر مقلدین اپنے بابائے مذہب کے لخت جگر کے بارے میں؟؟ اسی پر بس نہیں، پاکستان کے مشہور دانشور کوثر نیازی

(۹) نواب صدیق حسن خاں بھوپالی، الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ص: ۱۲

(۱۰) عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی، مختصر سیرۃ الرسول المکتبۃ السلفیہ، لاہور ص: ۱۹



مقلدین کے مستند پیشوا مولوی داؤد غزنوی کے یادگار کارنامے کے حوالے سے بھتے ہیں:

”۱۹۳۷ء تک برصغیر میں محسن انسانیت ﷺ کے یوم ولادت کی اہمیت سے بالکل غافل تھے، خال خال لوگ بارہ وفات کے نام سے کچھ حلوہ کھیر پر ختم شریف پڑھ کر بچوں یا غرباء میں تقسیم کر دیتے تھے، مولانا مرحوم کے ایما پر مجلس احرار اسلام کی ورکنگ کمیٹی سے ایک ایجنڈا جاری ہوا جس کا متن ”احیائے یوم ولادت سرور عالم“ تھا۔ اجلاس منعقد ہوا، افتتاحی تقریر مولانا داؤد غزنوی کی تھی انھوں نے اجلاس کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ”صاحبو! یوں تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہبری کے لئے کثیر تعداد میں پیغمبر مبعوث فرمائے لیکن عرصہ دراز سے صرف دو امتیں قابل ذکر چلی آرہی ہیں، مسیحی اور مسلم۔ مسیحی دنیا بھر میں اپنے نبی کا یوم ولادت بڑے ترک و احتشام سے مناتے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی دنیا محسن انسانیت کے جشن کا کوئی اہتمام نہیں کرتی، آج کا اجلاس اسی غرض سے بلایا گیا ہے۔ میں مولانا عبدالکریم منابہ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ضمن میں کوئی طریقہ تجویز فرمادیں۔ اس پر منابہ صاحب نے بارہ ربیع الاول کے دن ایک جلوس کی تجویز پیش کی، جس پر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں دو چار دن پہلے علاقوں میں سیرت پاک پر جلسے منعقد کئے جائیں تاکہ لوگ شامل جلوس ہونے پر آمادہ و تیار ہو سکیں۔

چنانچہ پورے پنجاب میں سیرت پاک پر جلسے ہوئے، بڑے بڑے علمائے دین نے مسلمانوں کے دلوں کو حب رسول سے گرمادیا۔ مولانا داؤد غزنوی پھولے نہ سماتے تھے بغل میں صیقل شدہ کلہاڑی ہاتھ میں رسید بک کی کاپی ادھر ادھر دوڑے پھر رہے تھے۔ عید میلاد النبی کا سب سے پہلا جلوس امرتسرانجمن پارک سے نکلا۔ آگے آگے ایک کار میں حفیظ جالندھری کا سلام لاؤڈ سپیکر پر گونج رہا تھا، اس کے بعد ٹولیوں کی ٹولیاں ٹرکوں، گھوڑوں اور سائیکلوں پر نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت بلند کرتی جا رہی

تھیں، کفار ہیبت زدہ تھے۔۔۔“ (۱۱)

شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے ۴ اگست ۱۹۲۹ء کو عید میلاد النبی ﷺ منانے کی پرزور اپیل کرتے ہوئے فرمایا:

”تمام مسلمانوں سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اتحاد اسلام کی تقویت، حضور سرور کائنات کے احترام و اجلال، حضور سرور عالم ﷺ کی سیرت پاک کی اشاعت کے لئے ۱۲ ربیع الاول کو ملک کے طول و عرض میں ایسے عظیم ترین تبلیغی جلسوں اور مظاہروں کا انتظام کیا جائے جو حضور سید المرسلین ﷺ کی عظمت کے شایان شان ہوں۔ اس مبارک دن ہر آبادی میں علم اسلام بلند کیا جائے اور تمام فرزندان اسلام اس علم کے نیچے جمع ہو کر خداوند پاک سے عہد کریں کہ وہ ہر قدم پر رسول اللہ ﷺ کا نقش قدم تلاش کریں گے۔ ان ہی کی محبت میں زندہ رہیں گے اور ان ہی کی اطاعت میں جان دیں گے۔ (بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

ڈاکٹر صاحب نے یہ اپیل حسب ذیل علماء اور سیاسی دانشوروں کی موجودگی میں کی تھی: مولوی محمد سلیمان پھلواری، مولوی کفایت اللہ، مولوی غلام رشید، مولوی احمد سعید دہلوی، مولوی احمد علی، مولوی شوکت علی، مولوی محمد شفیع داؤدی، مولانا حسرت موہانی، مولانا محمد علی، مولوی ظفر علی خاں، اور سر عبدالقادر وغیرہ۔ ان دانشوروں نے ڈاکٹر اقبال کی مکمل تائید کی۔

اگر عید میلاد النبی کا جلوس اور بزم میلاد کا انعقاد کفر و بدعت اور قابل گردن زدنی جرم ہے تو یہ فتوے صرف اہلسنت و جماعت پر ہی نافذ کیوں، اس جرم میں تو آپ کے خود ساختہ بزرگ ہم سے بھی پیش پیش ہیں۔ کیا ان دو غلی پالیسیوں اور متضاد حرکات و نظریات نے امت مسلمہ کے شیرازہ کو منتشر نہیں کیا ہے۔ اور مسلم معاشرہ میں گھر گھر،

(۱۱) مولانا کوثر نیازی، روزنامہ جنگ لاہور، اتوار ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ / ۱۳ مارچ ۱۹۸۳ء



نگر نگر جو اختلاف و انتشار کی قیامت آشوب آگ بھڑک اٹھی ہے اس کے پس پشت غیر مقلدین اور دیوبندی مکتب فکر کی منظم سازش کا فرما نہیں ہے؟ آپ ٹھنڈے دل سے درج بالا اقتسابات کو پڑھئے اور سردھنئے یا سرپیٹئے۔ ناطقہ سر بگربیاں ہے اسے کیا کہئے۔

میلاد مصطفیٰ قرآن و حدیث سے بھی ثابت ہے اور عہد رسالت، عہد صحابہ اور عہد تابعین میں بھی ہوتا رہا ہے۔ اگرچہ نوعیت جدا گانہ تھی، مروجہ انداز سے اس مبارک کام کا آغاز ساتویں صدی ہجری سے ہوا، اور یہ خوب یاد رہے کہ ہر نئی چیز بدعت قبیحہ نہیں ہوتی۔ علمائے اہلسنت نے اس بحث کو بڑی تفصیل سے سیکڑوں دلائل و شواہد کے ساتھ مبرہن کیا ہے، جنہیں تفصیل درکار ہو کتب اہلسنت میں ملاحظہ کریں، ہم سردست ہر نئی چیز کو بدعت ضالہ کہنے والوں کے خلاف ان کے گھر کی صرف ایک شہادت پر اکتفا کرتے ہیں۔ برصغیر میں تحریک وہابیت کی شاخ جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابوالعلی مودودی لکھتے ہیں:

”کسی فعل کو بدعت مذمومہ قرار دینے کے لئے صرف یہی بات کافی نہیں کہ

نبی ﷺ کے زمانہ میں نہ ہوا تھا، لغت کے اعتبار سے تو ضرور ہر نیا کام بدعت ہے مگر شریعت کی اصطلاح میں جس بدعت کو ضلالت قرار دیا گیا ہے اس سے مراد وہ نیا کام ہے جس کے لئے شرع میں کوئی دلیل نہ ہو، جو شریعت کے کسی قاعدے یا حکم سے متصادم ہو،۔۔ جس کا نکلنے والا اسے خود اپنے اوپر یا دوسروں پر اس ادعا کے ساتھ لازم کرے کہ اس کا التزام نہ کرنا گناہ اور کرنا فرض ہے۔ یہ صورت اگر نہ ہو تو مجرد اس دلیل کی بنا پر کہ فلاں کام حضور کے زمانے میں نہیں ہوا ہے اسے ”بدعت“ یعنی ضلالت نہیں کہا جاسکتا۔“ (۱۲)

محفل میلاد جس میں کوئی خلاف شرع کام نہیں ہوتا بلکہ اس میں پورے ادب

(۱۲) ابوالعلی مودودی۔ ایشیا، لاہور جلد ۲، شمارہ ۱۸، ۱۷/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ/ ۴ مئی ۱۹۸۰ء

واحترام کے ساتھ ذکر رسول ہوتا ہے، اس کا آغاز موجودہ ہیئت کی شکل میں شیخ المشائخ عمر بن محمد موصلی نے اپنے شہر موصل میں کیا، شارح صحیح مسلم امام نبوی کے استاذ و شیخ حضرت شہاب الدین ابو محمد عبدالرحمن بن ابراہیم معروف بہ ابو شامہ رقم طراز ہیں:

ومن احسن ما ابتدع فی انتھائی نیک کاموں میں ایک محفل میلاد کا انعقاد زماننا من هذا القبیل ما کان یفعل ہے جس کا آغاز ہمارے زمانے میں ہوا۔ یہ نبی بمدینۃ اربل حبر اللہ تعالیٰ کل عام کریم ﷺ کے یوم پیدائش کے دن ہر سال شہر فی الیوم الموفق لیوم مولد النبی اربل میں ہوتا ہے، اس میں صدقات و نکوکاری من الصدقات و المعروف و اور زینت و مسرت کا اہتمام ہوتا ہے، اس میں اظہار الزینۃ والسرور فان ذالک فقرأ و مساکین پر تقسیم طعام وغیرہ سے انعقاد میلاد مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء کرنے والے کے دل میں محبت رسول اور عظمت مشعر بمحبة النبی ﷺ و تعظیمہ و جلالتہ فی قلب فاعلہ و شکر اللہ رسول پیدا ہوتی ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی تعالیٰ علیٰ مامن بہ من ایجاد بعثت مبارکہ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاتا ہے جو رسولہ الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین تمام عالموں اور تمام انبیاء کرام کے لئے رحمت ﷺ و علیٰ جمیع المرسلین۔ بن کر تشریف لائے۔

وکان اول من فصل ذالک اور اس کا آغاز شیخ محمد عمر نے موصل میں کیا جو بالموصل الشیخ محمد عمر انتھائی مشہور اور نیک و صالح تھے اور پھر ان کی موصلی احد الصالحین المشہورین تقلید شہنشاہ اربل وغیرہ سلاطین نے کی۔ اللہ ان وبہ اقتدی فی ذالک صاحب اربل پر رحمت وغفران کی بارش فرمائے۔ وغیرہ رحمہما اللہ تعالیٰ۔ (۱۳)

حضرت ملا علی قاری، علامہ حلبی اور علامہ قسطلانی علیہم الرحمہ لکھتے ہیں:

ثم لازال اهل الاسلام فی سائر تمام اطراف و اکناف میں مسلمان محافل میلاد کا



الاقطاب والمدن الکبار يحتفلون اهتمام بڑے تزک واحتشام سے ماہ ربیع الاول فی شہر مولدہ و بعمل الولائم میں کرتے ہیں، اس کی راتوں میں صدقات و البدیعة المشتملة علی الامور خیرات، مسرت و شادمانی اور اعمال صالحہ بھی البهجة الرفیعة، ویصدقون فی خوب کرتے ہیں۔ میلاد النبی کی روایتوں کو بھی لیالیہ بانواع الصدقات، ویظہرون خوب ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں، پھر اس کی السرور ویزیدون فی المبرات، برکتیں ابرکرم بن کران پر خوب خوب برتیں ویعتنون بقراءة مولدہ الکریم ہیں۔ ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل

عظیم۔ (۱۴)

عالم اسلام کی مروجہ رسم میلاد کا آغاز عظیم برگزیدہ صفت بلند پایہ عاشق رسول شیخ المشائخ عمر بن محمد علیہ الرحمہ نے شہر موصل میں کیا، پھر ان کی اتباع سب سے پہلے سلطان مظفر الدین شاہ اربل نے کی، یہ بادشاہ انتہائی صالح بزرگ، متقی، کریم النفس اور قبیح شریعت تھا۔

شارح مواہب اللدنیہ حضرت علامہ زرقانی تاریخ ابن کثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

کان السلطان ابو سعید یعنی سلطان ابو سعید مظفر انتہائی بزرگ، بلند مظفر شہماً شجاعاً بطلاً عادلاً، ہمت، عدل پرور صد قابل تعریف اور نیک محمود السیرۃ خصلت تھے۔

سلطان مظفر الدین جب میلاد مصطفیٰ کا اہتمام کرتے تو اس دور کے بلند پایہ علماء و مشائخ اور صوفیہ و اتقیا بھی شریک ہوتے اور خوب فیضیاب ہوتے اور اس پر کوئی

(۱۴) بحوالہ امام سخاوی، بل الہدی جلد ۱ ص: ۴۳۹

نکیر نہیں کرتے لہذا یہ کہہ کر میلاد کو شرک و بدعت کہنا کہ ایک عام سلطان نے اس کی بنا ڈالی بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ جمہور علماء کرام کی شرکت اور ان کا کمال ادب و احترام اس کے جائز و مستحسن ہونے پر ناقابل شکست دلیل ہے۔

سبط ابن جوزی رقم طراز ہیں:

وکان یحضر عندہ فی مولد یعنی شاہ مظفر الدین کی مجلس میلاد میں بڑے النبی اعیان العلماء والصوفیہ۔ بڑے علماء و صوفیہ شرکت فرماتے تھے۔

یہ نیک خصلت شہنشاہ شہر اربل میں ربیع الاول شریف کے پورے مہینے محفل میلاد کو جاری رکھتا اور تین لاکھ اشرفی اس مبارک محفل پر خرچ کرتا تھا۔

انوار آفتاب صداقت کے مصنف علامہ زرقانی کی تاریخ عربی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

”سلطان مظفر الدین علم حدیث میں بڑا مبصر، علم صرف و نحو اور لغت و تاریخ عرب میں کامل تھا۔ بہت سے ملکوں میں سفر کر کے اس نے علم حاصل کیا تھا اکثر ممالک اندلس، مراکش، افریقہ، دیار مصر و شام و دیار شرقیہ و غربیہ و عراق و خراسان و ماژندران و غیرہا میں علم حاصل کیا اور لوگوں کو فائدہ پہنچایا، انجام کار ۶۰۴ھ میں شہر اربل میں آیا یہاں سلطان سعید مظفر کے لئے مولد شریف لکھا گیا اس کا نام ”کتاب التتویری فی مولد السراج المنیر“ رکھا اور خاص بادشاہ کے روبرو پڑھا۔ بادشاہ بہت خوش ہوئے اور ایک ہزار اشرفی انعام فرمائی۔“ (۱۵)

پھر عالم اسلام کی آبادیوں میں پورے اہتمام شوق اور کمال ادب و احترام کے ساتھ گھر گھر محافل میلاد منعقد ہونے لگیں۔ اور اس کی خیر و برکت کا فہم و سرکی آنکھوں سے دیکھا جانے لگا اور آج بھی دیکھا جا رہا ہے۔

(۱۵) انوار آفتاب صداقت ص: ۲۶، تاریخ عربی، انوار الساطعہ والیوارق اللامعہ وغیرہ۔



حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

”مکہ معظمہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوا، اچانک میں نے دیکھا اس محفل پر انوار و تجلیات کی برسات شروع ہو گئی، انوار کا یہ عالم تھا کہ مجھے اس بات کا ہوش نہ رہا کہ میں نے ظاہری آنکھوں سے دیکھا تھا یا فقط باطنی آنکھوں سے، بہر حال جو بھی ہو میں نے غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجلس پر مامور ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کے ساتھ رحمت باری تعالیٰ کا نزول ہو رہا تھا۔“ (۱۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

”اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال فسادیت کا شکار ہیں، البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری عنایت سے اس قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور انتہائی عاجزی و انکساری اور محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر سلام پڑھتا ہوں۔“

اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پورا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا۔ اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے وسیلے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی۔“ (۱۷)

(۱۶) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، فیوض الحرمین ص: ۸۰-۸۱

(۱۷) شاہ عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخبار

دیوبندی مکتب فکر کے مشہور پیر و مرشد حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر کی مولانا نذیر

احمد راہپوری کے نام اپنے ایک مکتوب میں رقم طراز ہیں:

”فقیر مجلس شریف میلاد مبارک کا مع ہیئت کذا یہ معمولہ علمائے ثقات صلحاء و مشائخ کرام بارہا اقرار کر چکا ہے اور اکثر کا عامل ہے جیسا کہ فقیر کی دیگر تحریرات و تقریرات سے یہ مضمون ظاہر ہے، فقیر کو اس مجلس شریف کے باعث حسنات و برکات کے معتقد ہونے کے علاوہ یہ عین الیقین ہے کہ اس مجلس مبارک میں فیوض و انوار و برکات و رحمت الہی کا نزول ہوتا ہے۔“ (۱۸)

امام ابن جوزی فرماتے ہیں:

”یہ بات نہایت ہی مجرب ہے کہ محفل میلاد کا انعقاد کرنے والا اس کی برکت سے پورے سال امن میں رہتا ہے اور اس میلاد کی برکت سے اپنے مقاصد کو جلد پا لیتا ہے۔“ (۱۹)

حجاز مقدس کے مشہور محدث شیخ محمد بن علوی مالکی فرماتے ہیں:

”بدعت حسنہ میں سے ایک اہم عمل ذکر میلاد میں آپ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا بھی ہے۔ اور یہ مستحب ہے اور یہ عمل خوشی کے اظہار کی ایک صورت ہے بلکہ علمائے احناف نے فرمایا کہ جب لوگ تعظیماً ایسا کر رہے ہوں اور ایک آدمی (حضور کے ادب کو پسند نہ کرتے ہوئے ایسا) نہ کرے تو اس سے کفر لازم آنے کا خطرہ ہے۔“ (۲۰)

حسن البنا مصری صدر جماعت الاخوان المسلمون کی ڈائری جماعت اسلامی

پاکستان کے ایک ادارہ نے شائع کی ہے۔ اس ڈائری میں حسن البنا نے مجلس میلاد کے

(۱۸) شاہ امداد اللہ مہاجر کی، انوار ساطعہ ص: ۳۲۶، تاریخ مکتوب ۷ رمضان ۱۳۰۵ھ

(۱۹) ابن جوزی، بحوالہ ذخائر محمدیہ اردو از شیخ محمد بن علوی مالکی ص: ۱۳۶ دعوت اسلامیہ لاہور

(۲۰) شیخ محمد علوی مالکی، ذخائر محمدیہ، اردو ص: ۱۳۷۔ عالمی دعوت اسلامیہ لاہور



الاعتقاد کا ایک انتہائی عشق انگیز واقعہ سپرد قلم کیا ہے، عبرت انگیزی کے خیال سے نذر قارئین ہے ممکن ہے کسی منکر میلاد کو قبول حق کی توفیق نصیب ہو جائے۔ حسن البنا مصری لکھتے ہیں:

”مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا تو یکم ربیع الاول سے لے کر ۱۲ ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم حصانی اخوان میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل میلاد منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر نکالتے۔ اتفاق سے ایک رات برادر ہم شیخ شلمی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آگئی۔ ہم عادتاً عشا کے بعد ان کے مکان پر حاضر ہوئے دیکھا کہ پورا مکان خوب روشنیوں سے جگمگا رہا ہے، اسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شلمی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور خوشبو پیش کی، اس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت و انبساط کے ساتھ مروجہ نعتیں اور نظمیں پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شلمی الرجال کے مکان پر واپس آگئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے، جب اٹھنے لگے تو شیخ شلمی نے بڑی لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک یہ اعلان کیا کہ: انشاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصباح تشریف لے آئیں تاکہ روجیہ کی تدفین کر لی جائے، روجیہ شیخ شلمی کی اکلوتی بیٹی تھی، شادی کے تقریباً ۱۱ سال بعد اللہ نے شیخ کو عطا کی تھی، بچی کے ساتھ انھیں اس قدر محبت و وابستگی تھی کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے تھے۔

شیخ کی اس اطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے، عرض کیا روجیہ کا انتقال کب ہوا؟ فرمانے لگے آج ہی مغرب سے تھوڑی دیر پہلے، ہم نے کہا آپ نے ہمیں پہلے کیوں اطلاع نہ دی، کم از کم میلاد النبی کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے، کہنے لگے جو کچھ ہوا بہتر ہوا اس سے ہمارے حزن و غم میں تخفیف ہوگئی اور غم مسرت میں تبدیل ہو گیا، کیا اس نعمت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی اور کوئی نعمت درکار ہے۔“ (۲۱)

اس عشق انگیز واقعہ سے اندازہ لگائیے کہ امت مسلمہ میں کیسے کیسے عاشقان مصطفیٰ گزرے ہیں، جب ہمارے دلوں میں عظمت رسول اور عشق رسول کی شمعیں درخشاں تھیں تو ہم باہم متحد و مستحکم تھے، لیکن اسلام دشمن سازشوں نے ہمارا یہ فکری اور عملی اتحاد پارہ پارہ کر دیا، اب تو حال یہ ہے کہ کوئی محفل میلاد سجاتا ہے اور کوئی شرک و بدعت کے فتوے لگاتا ہے اس پر بھی سکون نہیں ملتا، ظلم و بربریت کا ننگا ناچ ناچتے ہیں اور قتل و غارت گری کا طوفان کھڑا کر دیتے ہیں اور اب ان لوگوں نے ایک طریقہ اور نکالا ہے کہ جب عاشقان مصطفیٰ جلوس میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کرتے ہیں تو یہ اسلام دشمن پولیس، انتظامیہ میں اس قسم کی رپورٹیں درج کر دیتے ہیں کہ عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس کی ہرگز اجازت نہ دی جائے ورنہ فرقہ وارانہ فسادات بھڑک اٹھیں گے، ہندوستان جیسے حساس ماحول میں انتظامیہ (جو بجائے خود اسلام دشمن ہے) بہانہ پا کر عید میلاد النبی کے جلوس اور جلسوں پر پابندی لگا دیتی ہے۔ میں امت مسلمہ سے بار بار اپیلیں کرتا ہوں آؤ متحد ہو جائیں اس وقت پورا عالم کفر اسلام کے خلاف جدید اسلحوں کے ساتھ میدان جنگ میں ہے، ہم ماضی میں متحد تھے تو بڑے بڑے فراعنہ زمانہ ہمارے ناموں سے کانپتے تھے۔ اور ہمارے اسلاف کا نقطہ اتحاد فقط عشق رسول تھا۔ یہ شمع جب سے بجھی ہے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں جا گرے، اب ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو نظر نہیں آ رہا ہے۔ اب قافلہ اتحاد منظم ہو تو کیسے ہو۔ اسلام کی سر بلندی کے لئے پیش قدمی ہو تو کیسے ہو؟

اسلام کی اولین جلوہ گاہ حجاز مقدس جب سے اہل توہب نجدیوں کے تسلط میں آیا ہے دولت و ثروت کے ابلتے چشموں کے باوجود حکومت حجاز کی ہیبت و شوکت زیر زمین دفن ہو کر رہ گئی ہے، ناروا عیش و عشرت اور فحاشی کا دور دورہ ہے۔ سعودی



وہ کتاب اس وقت نایاب ہے اس لئے موضوع کی مناسبت سے انھیں ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے۔ اصل فتوے عربی میں تھے اس لئے دہلوی صاحب نے مع ترجمہ شائع کئے تھے ان کے ترجمے کی قدیم اردو زبان اس وقت غیر مانوس معلوم ہوتی ہے اس لئے ترجمہ ہم اپنے قلم سے کر رہے ہیں:

سوال: ما قولکم دام فضلکم فی ان ذکر مولد النبی ﷺ والقیام عند ذکر ولادة خاصة مع تعیین اليوم و تزئین المكان واستعمال الطیب و قرأة سورة من القرآن و اطعام للمسلمین هل يجوز و یتاب فاعله ام لا۔؟

حسب ذیل مسئلہ میں آپ کا ارشاد گرامی کیا ہے کہ پیدائش مصطفیٰ کا ذکر کرنا اور ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا بایں طور کہ اس میں ان کی تعیین، مکان کی آرائش، خوشبو کا استعمال، قرآن کی کسی سورۃ کی تلاوت اور مسلمانوں کے لئے کھانے کا اہتمام بھی ہو، کیا اس بہیت کے ساتھ بزم میلاد کا انعقاد جائز ہے؟ اور اس کا اہتمام کرنے والا ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں۔؟ بیان فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

بینوا جزاکم اللہ تعالیٰ

اس سوال پر مکہ مکرمہ کے مفتیان عظام اور علماء کبار نے حسب ذیل جواب

عنایت فرمایا:

اعلم ان عمل المولد الشریف بهذه کیفیة المذكورة مستحسن مستحب لان العلماء المتقدمین قد استحسنوه و قد استحسن القیام عند ذکر

بلاشبہ اس مندرجہ بالا بہیت کے ساتھ میلاد شریف کا معمول انتہائی پسندیدہ اور مستحب ہے، اس لئے علمائے متقدمین نے بھی اسے مستحسن کہا اور ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام بھی مستحسن ہے۔ اور اس کا منکر بدعت سیئہ میں مبتلا ہے، کیونکہ وہ ایسی چیز کا منکر ہے جو اللہ تعالیٰ

الولادة الشریفة فالمنکر لهذه مبتدع بدعة سیة مذمومة لانکاره علی شیء حسن عندالله اور اس مقام پر مسلمانوں کے نزدیک مستحسن ہے۔ اثر

ابن مسعود میں ہے کہ مسلمان جس چیز کو پسند کریں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے، اور اس مقام پر مسلمانوں سے مراد باعمل علماء کرام والمسلمین

کما جاء فی حدیث ابن

مسعود قال ماراه المسلمون حسناً فهو عندالله حسن، والمراد من المسلمین ههنا الذین کمل الامت ہو گیا،

اور عرب، مصر، شام، روم اور اندلس کے تمام علمائے کرام نے اسے عہد سلف سے آج تک مستحسن ہی کہا ہے، تو اس طرح اس پر اجماع امت ہو گیا،

الاسلام کالعلماء العاملين و علماء العرب و المصر والشام والروم والاندلس کلهم رأه حسناً فی زمان السلف الی الآن فصار علیه اجماع الامة فهو حق لیس بضلال،

لہذا بزم میلاد کا اہتمام کرنا بلاشبہ حق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کبھی گمراہی پر متفق نہیں ہوگی، لہذا حاکم شرع پر لازم ہے کہ اس کے منکر کو سزا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قال رسول الله ﷺ لا تجتمع

امتی علی ضلالة فعلی حاکم

الشریعة تعزیر منکرہ۔ واللہ اعلم

اس فتوے پر مکہ مکرمہ کے ۴۲ مفتیان مذاہب اربعہ کی مہریں ثبت ہیں۔

اب ذیل میں بعینہ مذکورہ سوال پر مدینہ منورہ کے مفتیان کرام کا متفقہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیے:



اعلم ان ماصنع من الولائم فی مولد الشریف و قرۃ لحضرة المسلمین و انفاق الطعومات و قیام عند ذکر ولادة الرسول الامین و ورش ماء الورد و ایقاد البخور و تزئین المکان و قرآة شیء من القرآن، والصلوة علی النبی ﷺ و اظهار الفرح و السرور۔ فلا شبهة فی انه بدعة حسنة مستحبة و فضيلة مستحسنة فلا ینکرھا الا المبتدع لا استماع بقوله بل عنی حاکم الاسلام ان یعزروه۔ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم واللہ اعلم

اس فتوے پر مدینہ منورہ کے ۳۰ علمائے کرام اور مفتیان عظام کی مہریں ثبت ہیں۔ مفتیان جدہ نے مولانا عبدالرحیم دہلوی کے استفتاء کا حسب ذیل جواب رقم فرمایا تھا:

اعلم ان ذکر مولد النبی ﷺ بهذه الصورة المجموعة المذكورة بدعة حسنة مستحبة شرعاً لا ینکرھا الامن فی قلبه شعبة من شعب النفاق والبغض له ﷺ کیف یسوغ له ذالک مع قوله تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

میلاد شریف میں جن چیزوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، مثلاً صدقات و خیرات، اچھے کھانے اور شیرینی وغیرہ کا تقسیم کرنا، رسول کریم کے ذکر و تلاوت کے وقت قیام کرنا، گلاب پاشی کرنا، اگر بتیاں سلگانا، مکان کی زیبائش کرنا، قرآن عظیم کی آیات تلاوت کرنا، نبی کریم کی بارگاہ میں صلاۃ و سلام پڑھنا، اور فرحت و مسرت کا بھرپور اظہار کرنا۔ بلاشبہ یہ انتہائی پسندیدہ اور اجر و فضیلت والی چیزیں ہیں۔ ان کا انکار کوئی بدعتی ہی کرے گا۔ اس کی بات پر ہرگز توجہ نہ دی جائے۔ بلکہ حاکم اسلام پر لازم ہے کہ اس کو سزا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اس فتوے پر مدینہ منورہ کے ۳۰ علمائے کرام اور مفتیان عظام کی مہریں ثبت ہیں۔ مفتیان جدہ نے مولانا عبدالرحیم دہلوی کے استفتاء کا حسب ذیل جواب رقم فرمایا تھا:

اعلم ان ذکر مولد النبی ﷺ بهذه الصورة المجموعة المذكورة بدعة حسنة مستحبة شرعاً لا ینکرھا الامن فی قلبه شعبة من شعب النفاق والبغض له ﷺ کیف یسوغ له ذالک مع قوله تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

میلاد شریف میں جن چیزوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، مثلاً صدقات و خیرات، اچھے کھانے اور شیرینی وغیرہ کا تقسیم کرنا، رسول کریم کے ذکر و تلاوت کے وقت قیام کرنا، گلاب پاشی کرنا، اگر بتیاں سلگانا، مکان کی زیبائش کرنا، قرآن عظیم کی آیات تلاوت کرنا، نبی کریم کی بارگاہ میں صلاۃ و سلام پڑھنا، اور فرحت و مسرت کا بھرپور اظہار کرنا۔ بلاشبہ یہ انتہائی پسندیدہ اور اجر و فضیلت والی چیزیں ہیں۔ ان کا انکار کوئی بدعتی ہی کرے گا۔ اس کی بات پر ہرگز توجہ نہ دی جائے۔ بلکہ حاکم اسلام پر لازم ہے کہ اس کو سزا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اس فتوے پر جدہ شریف کے دس مفتیان کرام کی مہریں اور تصدیقیں ہیں۔ مفتیان جدیدہ نے بعینہ مذکورہ سوال کا حسب ذیل جواب ارقام فرمایا:

نعم قرآة المولد الشریف مع الاشياء المذكورة جائزة بل مستحبة یناب فاعلھا فقد الف فی ذالک العلماء وحثوا علی فعله وقالوا لا ینکرھا الا المبتدع، فعلى حاکم الشریعة ان یعزروه۔ واللہ اعلم

مذکورہ اشیاء کے اہتمام کے ساتھ میلاد شریف پڑھنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور اس کا منع کرنے والا ثواب کا مستحق ہوگا، علمائے کرام نے اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھیں ہیں اور اس کے انعقاد کی ترغیب دی ہے۔ نیز انھوں نے فرمایا کہ اس کا انکار کوئی بدعتی ہی کر سکتا ہے، حاکم شریعت پر ضروری ہے کہ منکر میلاد کو سزا دے۔

اس فتوے پر جدیدہ شریفہ کے ۱۲ مفتیان کرام کی مہریں اور تصدیقیں ہیں۔ حجاز مقدس کے ان فتاویٰ کی روشنی میں محفل میلاد کے جواز و استحسان کا حکم چودھویں کے چاند کی طرح روشن و منور ہو گیا، اس پر بھی اگر کوئی کلمہ گو مطمئن نہ ہو تو اسے اپنی ایمانی حالت پر غور کرنا چاہئے کہ یقیناً اس کا دل رسول اللہ ﷺ کی جانب سے منافقت اور کھلی دشمنی میں مبتلا ہے۔

بحث کافی طویل ہو گئی بس اس خیال سے کہ کہیں ہمارے قارئین کسی قسم کی اکتاہٹ محسوس نہ کریں ہم اپنا قلم روکتے ہیں ورنہ اس موضوع پر ہمارے پیش نظر اتنے شواہد ہیں کہ ایک ضخیم دبستان میلاد منصفہ شہود پر آ سکتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ چند شواہد منکرین میلاد کی فکری گرہیں کھولنے کے لئے کافی ہوں اور مختلف ٹولیوں میں بی قوم عقائد و نظریات کی بے راہ روی سے توبہ و رجوع کر کے مسلک جمہور اہلسنت و جماعت کے ام سفر و ہم نوا ہو جائے۔



اب ہم ذیل میں انوار ساطعہ اور انوار آفتاب صداقت کے حوالے سے عالم اسلام کے ان علماء و مشائخ کی ایک مختصر فہرست سپرد قلم کرتے ہیں جنہوں نے میلاد رسول ﷺ کے جواز و استحسان کے موضوع پر مستقل کتابیں لکھیں یا استحباب کے فتوے دیئے اور خود منعقد کر کے، اس کی برکات و حسنات سے مالا مال ہوئے۔

۱۔ شیخ عمر بن محمد الملاء موصلی۔ انہوں نے مروجہ صورت میں سب سے پہلے میلاد شریف کا اہتمام کیا۔

۲۔ علامہ ابو الخطاب ابن دحیہ اندلسی جو دحیہ کلبی صحابی کی اولاد میں سے تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے کتاب ”التویر فی مولد السراج المنیر“ تصنیف فرمائی۔ اور سلطان اربل کو پیش کی۔

۳۔ علامہ ابو طیب السبئی زریل قوص۔ یہ جلیل القدر مالکی عالم تھے

۴۔ امام ابو محمد عبد الرحمن ابن اسماعیل استاد امام نووی معروف بہ ابو ثمامہ

۵۔ علامہ ابو الفرج بن جوزی محدث و فقیہ حنبلی

۶۔ امام علامہ سیف الدین حمیری دمشقی حنفی محدث معروف بہ ابن طغربک

۷۔ امام القراء والمحدثین حافظ شمس الدین ابن جزری

۸۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر ۹۔ علامہ ابوالحسن احمد بن عبد اللہ البکری

۱۰۔ علامہ ابوالقاسم محمد بن عثمان اللؤلؤی الدمشقی ۱۱۔ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الدمشقی

۱۲۔ علامہ سلیمان برسوی امام جامع سلطان ”کشف الظنون“ میں لکھا ہے کہ ان کا مرتبہ مولود

شریف مجالس رومیہ میں پڑھا جاتا ہے۔

۱۳۔ ابن الشیخ آقا شمس الدین ۱۴۔ المولیٰ حسن البحر

۱۵۔ الشیخ محمد بن حمزہ العربی الواعظ ۱۶۔ الشیخ شمس الدین احمد بن محمد السیواسی

۱۷۔ علامہ حافظ ابوالخیر سخاوی ۱۸۔ سید عقیف الدین الشیرازی

۱۹۔ ابوبکر الدفلی

۲۰۔ برہان محمد ناہجی

۲۱۔ برہان ابوصفا۔ ان کے مولود شریف کا نام ہے فتح اللہ حبشی و کفنی فی مولد المصطفیٰ

۲۲۔ شمس الدین ومیاطی المعروف بہ ابن السنباطی ۲۳۔ برہان بن یوسف الفا قوس۔ ان کے

مولود شریف میں چار سوا شعاع سے زیادہ ہیں۔

۲۴۔ حافظ زین الدین عراقی ۲۵۔ مجدد الدین محمد ابن یعقوب

فیروز آبادی شیرازی صاحب قاموس۔ ان کے مولود شریف کا نام ہے ”النفحات العنبریہ

فی مولد خیر البریہ“ ہے۔

۲۶۔ امام محقق ولی الدین ابو ذرۃ العراقی ۲۷۔ ابو عبد اللہ محمد بن النعمان

۲۸۔ جمال الدین العجمی الہمدانی ۲۹۔ یوسف الحجاز المصری

۳۰۔ یوسف بن علی بن رزاق الشامی

۳۱۔ ابوبکر الحجازی ۳۲۔ منصور بشار

۳۳۔ ابوموسیٰ ترہونی وقیل زرہونی ۳۴۔ الشیخ عبد الرحمن بن عبد الملک

المعروف بالمخلص

۳۵۔ ناصر الدین المبارک الشہیر بابن الطباخ۔ انہوں نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ مولود

شریف کے پڑھنے والے کو لباس یعنی پوشاک پہنانی چاہئے۔

۳۶۔ امام علامہ ظہیر الدین ابن جعفر ریسینی ۳۷۔ فاضل عبد اللہ بن شمس الدین انصاری

۳۸۔ الشیخ الامام صدر الدین مہوب الجزری الشافعی

۳۹۔ علامہ ابن حجر عسقلانی ۴۰۔ شیخ جلال الدین سیوطی۔ مجدد مائتہ تاسعہ

۴۱۔ محمد بن علی الدمشقی مصنف سیرت شامی ۴۲۔ شیخ شہاب الدین قسطلانی شارح بخاری

۴۳۔ نور الدین علی حلبی شافعی مصنف سیرت حلبی ۴۴۔ علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی

شارح مواہب وغیرہ کتب احادیث



۴۵۔ علامہ علی بن سلطان محمد ہردی معروف بہ ملا علی قاری

۴۶۔ عبدالرحمن صفوی شافعی صاحب زہمتہ المجالس ۴۷۔ نور الدین ابوسعید بورانی

۴۸۔ سید امام جعفر برزنجی۔ ان کا مولد شریف نثر عبارت مفتی فصیح مشہور ہے۔ دیار عرب میں بہت پڑھا جاتا ہے۔

۴۹۔ سید زین العابدین برزنجی۔ ان کا مولد شریف منظوم دیار عرب شریف میں رائج ہے۔

۵۰۔ شیخ احمد ابن علامہ ابوالقاسم بخاری۔ ان کا نسب محمد بن اسمعیل بخاری تک پہنچتا ہے۔

۵۱۔ شیخ اسمعیل حنفی افندی مفسر، واعظ، مصنف تفسیر روح البیان

۵۲۔ احمد بن قشاشی مدنی استاد سائتہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۵۳۔ محمد بن عزب مدنی ۵۴۔ شیخ عبدالملک کروی

۵۵۔ فاضل ابراہیم باجوری ۵۶۔ امیر محمد استاد ابراہیم باجوری

۵۷۔ شیخ سقاط استاد الاستاد باجوری ۵۸۔ شیخ عبدالباقی پدر استاد علامہ زرقانی

۵۹۔ شیخ محمد ربی ۶۰۔ علامہ احمد بن حجر مؤلف تحفۃ الاختیار بمولد المختار

۶۱۔ حافظ بن الحدیث رجب دمشقی حنبلی ۶۲۔ ابی زکریا تکی ابن عائد حافظ کبیر اندلی

۶۳۔ سعید بن مسعود گازرونی۔ انہوں نے بھی محسوس دنیا کے بیشتر ممالک کے علما و صوفیہ سے مولد شریف کا ہونا ثابت کیا ہے۔

۶۴۔ مولانا زین الدین محمود نقشبندی ۶۵۔ علامہ شہاب الدین احمد الخفاجی شارح

شفا وغیرہ۔ ان کا ایک رسالہ مولد شریف کے جواز میں ہے۔

۶۶۔ حضرت مولانا سید جمال الدین میرک ۶۷۔ علامہ محمد رفاعی مدنی

۶۸۔ قاضی ابن خلکان شافعی ۶۹۔ مولانا معین الدین الواعظ الہروی

۷۰۔ علامہ ابواسحاق ابن جماعة رحمۃ اللہ علیہ ۷۱۔ شیخ محمد طاہر محدث مصنف مجمع الجار

۷۲۔ شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی ۷۳۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

اب ذیل میں تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری میں میلاد النبی کے احادیث و استحسان کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں اور منشور و منظوم میلاد ناموں کی ایک مختصر فہرست ملاحظہ فرمائیے۔ اگرچہ ان دو صدیوں کی چند تصانیف کا ذکر مال میں ہی ہو چکا ہے:

۱۔ احیاء القلوب فی مولد المحبوب

از مولانا عبد الجلیل مسیعی مدنی

۲۔ تحفہ سراج

از مولانا محمد سراج الدین اجمیری

۳۔ ترجمہ بیان المیلاد النبوی

از مولانا غلام معین الدین نعیمی

۴۔ چہل حدیث (دوم)

از مفتی خلیل احمد برکاتی

۵۔ خیابان آفرینش

از مولانا امیر احمد مینائی

۶۔ ذکر شاہ انبیاء

از مولانا امیر احمد مینائی

۷۔ الذکر المحمود فی بیان المولد المسعود (پنجابی)

از مولانا امام الدین قادری

۸۔ ذکر میلاد صاحب لولاک

از مولانا عبد الخالق مجددی

۹۔ ذکر ولادت آل حضرت ﷺ

از مولانا عبد الرزاق فرنگی محلی

۱۰۔ رسالہ فی ولادت النبی ﷺ

از مولانا حافظ محمد برکت اللہ فرنگی محلی

۱۱۔ مولد شریف

از مولانا فخر الدین آبادی

۱۲۔ رسالہ میلاد النبی

از مولانا عبد الرزاق فرنگی محلی

۱۳۔ روح العباد فی ذکر المیلاد (پنجابی)

از مولانا محمد عبد الکریم قلعداری

۱۴۔ سراج منیر

از مولانا عمیم الاحسان

۱۵۔ سعید البیان فی مولد سید الانس والجان

از مولانا شاہ احمد سعید مجددی دہلوی

۱۶۔ مولد شریف

از مولانا احمد خاں صوفی کالہوی



۱۷۔ مولود محمود

۱۸۔ میلاد پاک صاحب لولاک

۱۹۔ میلاد تحفۃ الرسول

۲۰۔ میلاد الرسول

۲۱۔ میلاد رسول اللہ علیہ وسلم

۲۲۔ میلاد شریف

۲۳۔ میلاد شریف

۲۴۔ میلاد شریف

۲۵۔ المیلاد فی القرآن

۲۶۔ میلاد مبارک

۲۷۔ میلاد نامہ

۲۸۔ میلاد النبی

۲۹۔ میلاد النبی ﷺ

۳۰۔ منطق الہلال بارخ ولادۃ الحبیب والوصال از امام احمد رضا بریلوی

۳۱۔ نورانی حقائق

۳۲۔ کفیل بخشش

۳۳۔ محفل میلاد

۳۴۔ مدنی تاجدار

۳۵۔ میلاد مصطفیٰ

۳۶۔ گھر آنگن میلاد (برائے خواتین)

از مولانا شاہ محمد رکن الدین الوری

از مولانا غلام مصطفیٰ کوثر امجدی

از مولانا شاہ محمد معین آروی

از الحاج پیر قلندر علی

از مولانا سید حامد علی شاہ راؤلپنڈی

از مولانا نبی بخش حلوائی

از مولانا محمد سلامت اللہ کشفی

از مولانا محمد باقر

از مولانا محمد عالم آسی امرتسری

از مولانا ہادی علی خاں سیتاپوری

از مولانا میاں علی محمد بسی شریف

از علامہ سید احمد سعید کاظمی

از قاضی محمد حبیب الحق

از مولانا ابوداؤد محمد صادق

از مولانا محمد جمیل الرحمن رضوی

از مولانا محمد شبیر کوٹلی لوہاراں

از مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد

از مولانا ابوالکلام احسن قادری

از سید حسنین میاں نظمی مارہروی

۳۷۔ ذکر میلاد مبارک

از سید شاہ اولاد رسول مارہروی

گذشتہ دو صدی میں میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر برصغیر میں تحریر کی جانے والی کتابوں کی یہ ایک نامکمل فہرست ہے۔ لیکن اس فہرست سے بھی یہ اندازہ ضرور لگایا جاسکتا ہے کہ برصغیر میں بھی میلاد النبی کے جواز و استحسان کے قائلین کی تعداد ۸۰ نہیصد سے بھی زائد ہے۔

احمد آباد میں حضرت محمد شاہ درگاہ شریف کا کتب خانہ بڑی اہمیت کا حامل ہے پانچ جلدوں میں اس کے ذخیرہ مخطوطات کی ایک فہرست شائع ہوئی ہے عربی، فارسی اور اردو مخطوطات کی اس فہرست میں میلاد النبی کے موضوع پر ایک درجن سے زائد کتب موجود ہیں۔

میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے اب یہ مدعا روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا ہے کہ سواد اعظم اہلسنت و جماعت کے نزدیک عید میلاد النبی ﷺ کی محفلیں سجانا اور بارہ ربیع الاول شریف کے حسین موقع پر جلوس نکالنا جائز و مستحسن ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہمارے قلوب کو حب رسول کے نور سے پر نور فرمادے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ





## مآخذ و مراجع

۱۰۳

## ان معاونین کیلئے دعائے خیر کی التماس ہے

الحاج ملک عبدالمجید صاحب پیرڈائز کارپٹ	لاہور
الحاج عزیز خان صاحب قادری	لاہور
پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	لاہور
بیگم فیض احمد فاروقی	لاہور
سید منور علی شاہ بخاری	امریکہ
سید افتخار شاہ صاحب	لاہور
نذر محمد زکی صاحب	لاہور
مولانا سراج الدین صاحب	گوجرانوالہ
رانا ٹریڈرز	لاہور

کیا آپ معاون بن کر دعائے خیر میں حصہ لیں گے



۱۰۳

(۱)

قرآن عظیم

بخاری شریف

مسند احمد

مسند ابوداؤد

شرح مواقف

رسالہ اہلسنت و جماعت

جامع الترمذی

رد المحتار

حاشیہ جلالین

آشوب نجد

ماہنامہ عارف لاہور

اقبال کے حضور

اخبار اہل حدیث امرتسر

اشاعت السنۃ

براہین احمدیہ

تحفظ ختم نبوت اور جماعت اسلامی

از امام محمد بن اسماعیل بخاری

از امام احمد بن محمد بن حنبل

از سلیمان بن داؤد الطیالسی

از مولانا ابوالعلی

از مولوی سلیمان ندوی

از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

از علامہ ابن عابدین شامی

از شیخ احمد صاوی

از مولانا قطب الدین عبدالولی فرنگی محلی

از محمد فاضل

از نذیر احمد نیازی

از مولوی ثناء اللہ امرتسری

از مولوی محمد حسین بٹالوی

از غلام احمد قادیانی

از محمد طفیل رشیدی

تحدیر الناس

کفایت المفتی

ماہنامہ تجلی دیوبند

مذہب اسلام

تاریخ المذہب الاسلامیہ

نہایات الارب فی غایات النسب

ماہنامہ زندگی نوئی دہلی

از مولوی قاسم نانوتوی

از مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی

از عامر عثمانی

از مولانا نجم الغنی رامپوری

از پروفیسر محمد ابوزہرہ مصری

از مفتی محمد شفیع دیوبندی

از مسعود عالم فلاحی

(۲)

الجامع السنن للترمذی

احیاء علوم الدین

المغنی عن حمل الاسفار

المسند امام احمد

الصحيح لمسلم

غنیۃ الطالبین

حجۃ اللہ علی العالمین

کیمیائے سعادت

المختار الوہبیہ

انوار قدسیہ (مترجم)

خلاصۃ العارفین

از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی

از امام محمد غزالی

از زین الدین عراقی

از امام احمد

از مسلم بن حجاج القشیری

از شیخ عبدالقادر جیلانی

از شیخ یوسف بن اسماعیل بہانی

از امام محمد غزالی

از امام سید الخطاوی

از امام عبدالوہاب شعرانی

از خواجہ بہاؤ الحق



- الابریز از خواجہ عبدالعزیز دباغ
- حالات مشائخ نقشبندیہ از خواجہ باقی باللہ
- میزان شریعت کبریٰ (اول) از امام عبدالوہاب شعرانی
- کشف المحجوب (اردو) از حضرت داتا گنج بخش لاہوری
- مشکوۃ المصابیح از شیخ ولی الدین العراقی
- مرقات المفاتیح از ملا علی قاری
- شرح مواقف از شیخ ابوالعلی
- تفسیر روح البیان (جلد ۵) از شیخ اسماعیل حقی
- دلائل الخیرات شریف از خواجہ محمد بن سلیمان
- مبدأ و معاد از شیخ احمد سرہندی
- مکتوبات امام ربانی دفتر اول از شیخ احمد سرہندی
- المقدمة السنیة از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
- شرح الصدور (اردو) از علامہ جلال الدین سیوطی
- تمہید از ابوشکور سالمی
- اشعة اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
- کنز العمال (جلد ۱۰) از علماء الدین علی المصطفیٰ بن حسام الدین
- السنن للبیہقی از ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی
- حدوث الفتن و جہاد اعیان السنن از مولانا محمد احمد مصباحی
- رسالہ رد و افض از شیخ احمد سرہندی
- مولانا انوار اللہ فاروقی از ڈاکٹر کے محمد عبدالحمید اکبر

- اہلسنت کی آواز ۱۹۹۸ء (سالنامہ) از ڈاکٹر سید جمال الدین اسلم
- الفقیہ امرتسر ۲۱ اگست ۱۹۴۵ء ص: ۹ از مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی
- امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت از کوثر نیازی

(۳)

- ماہنامہ ”البلاغ“ کراچی فروری ۱۹۶۹ء مضمون از شمس الحق افغانی
- تحریک ختم نبوت، مطبوعات چٹان لاہور از آغا شورش کاشمیری
- ارواح ثلاثہ از مولوی اشرف علی تھانوی
- تقویۃ الایمان از مولوی اسماعیل دہلوی
- سنی دیوبندی اختلافات کا منصفانہ جائزہ از مفتی محمد شریف الحق امجدی
- الوہابیہ، تقدیم از مبارک حسین مصباحی
- انوار الباری، جلد ۱۱ از مولوی احمد رضا بجنوری
- باغی ہندوستان، تکملہ از مولانا عبدالحکیم شرف قادری
- مقالات سرسید، حصہ شانزدہم از سرسید علی گڑھ
- نزہۃ الخواطر از حکیم عبدالحی لکھنوی
- تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ از علامہ فضل حق خیر آبادی
- تذکرۃ الرشید از عاشق الہی میرٹھی
- نیشنل بک ٹرسٹ، خبرنامہ جنوری تا مارچ ۱۹۹۷ء از نیشنل بک ٹرسٹ بنی دہلی
- العلانیۃ فضل حق الخیر آبادی از ڈاکٹر قمر النساء صدیقی
- تحقیق الحقیقہ از شیخ محمد بن عبد اللہ دہلوی



انتیاز حق،

از راجا غلام محمد

سوانح احمد، مطبوعہ دہلی

از محمد جعفر تھانیسری

سیرت سید احمد

از علی میاں ندوی

الدر المنثور

از مولوی عبدالرحیم صادق پوری

تواریخ عجیبہ مطبوعہ فاروقی دہلی

از محمد جعفر تھانیسری

مقالات سرسید، حاشیہ

از محمد اسماعیل پانی پتی

مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان

از مولانا ابوالحسن زید فاروقی

الاقتصاد فی مسائل الجہاد، مطبوعہ وکٹوریہ پریس

از مولوی محمد حسین بٹالوی

الحقوق والفرایض

از ڈپٹی نذیر احمد

## (۴)

ابوالکلام آزاد سوانح و افکار، مطبوعات چٹان لاہور از شورش کاشمیری

آزادی کہانی

از عبدالرزاق بلخ آبادی

الشہاب الثاقب، مطبوعہ دیوبند

از مولوی حسین احمد مدنی

فتاویٰ رشیدیہ

از مولوی رشید احمد گنگوہی

اشرف السوانح

از خواجہ عزیز الحسن غوری

تجلی دیوبند، فروزی ۱۹۵۹ء

از عامر عثمانی

افکار ملی دہلی جون ۱۹۵۲ء تحریر

از راشد علی شاز علی گڑھ

ترجمان دیوبند، اپریل ۱۹۵۲ء

از ندیم الواجدی

الدیوبندیہ، سعودیہ عربیہ

از طالب الرحمن سلفی

روزنامہ راشتریہ سہارا دہلی، ۳ مئی ۱۹۵۰ء

از مولوی اسعد مدنی

## (۵)

نادان وہابی، محبوب المطالع دہلی

از خواجہ حسن نظامی دہلوی

اہل حدیث اور انگریز

از مولوی بشیر احمد

الرسالہ مئی ۱۹۵۰ء

از وحید الدین خاں دہلوی

تقویۃ الایمان

از اسماعیل دہلوی

تفسیر النبی جلد ۱

از شیخ عبداللہ بن احمد نسفی

المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ

از علامہ احمد بن محمد قسطلانی

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

از امام احمد رضا بریلوی

تذکیر القرآن، جلد اول

از وحید الدین خاں

سنن بیہقی

از ابوبکر احمد بن حسین بیہقی

شرح الشفاء اول

از ملا علی قاری

جامع الترمذی

از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مقدمہ السنن للدارمی

از عبداللہ بن عبد الرحمن دارمی

جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة

از امام احمد رضا بریلوی

مشکوۃ المصابیح

از شیخ ولی الدین عراقی

حاشیہ المواہب اللدنیہ

از صالح احمد شامی

تحذیر الناس

از مولوی محمد قاسم نانوتوی



کیا مقتدی پر پی تحہ واجب ہے؟

مرثیہ مولوی رشید احمد

۱۰۳

(۶)

روزنامہ راہتی گورکھپور

حدیث کا درایتی معیار

فتاویٰ رشیدیہ

براہین قاطعہ

تذکیر الاخوان

محفل میلاد

الشمامۃ العنبر یہ من مولد خیر البریۃ

مختصر سیرۃ الرسول

روزنامہ جنگ لاہور

رضائے مصطفیٰ/تحریر

ایشیالاہور، ۲۷ مئی ۱۹۸۰ء

الباعث علی انکار البدع والحوادث

سبل الہدیٰ

انوار آفتاب صداقت

فیوض الحرمین

اخبار الاخیار

از مولوی محمد قاسم نانوتوی

از مولوی محمود حسن دیوبندی

۲۷ جولائی ۱۹۹۷ء

از مولوی محمد تقی امینی

از مولوی رشید احمد گنگوہی

از خلیل احمد انبٹھوی

از مولوی اسماعیل دہلوی

از ابوبکر جزائری

از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

از عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ/تحریر کوثر نیازی

از ڈاکٹر اقبال

از ابوالعلیٰ مودودی

از ابو محمد عبد الرحمن

از امام سخاوی

از قاضی فضل احمد لدھیانوی

از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

از شیخ عبد الحق محدث دہلوی

از مولانا عبد السمیع رام پوری

از شیخ محمد بن علوی مالکی

از حسن البنا

انوار ساطعہ

ذخائر محمدیہ

ڈائری

ماہنامہ طریقت لاہور، مارچ ۱۹۱۷ء

روضۃ النعیم فی ذکر النبی الکریم

از مولانا عبد الرحیم دہلوی



کیا یہ کتابیں آپ کے زیر مطالعہ ہیں؟

۱۰۳

حیات اعلیٰ حضرت مکمل ۲ جلدیں

قیمت ۸۰۰

”شراح بخاری نمبر“ (مفتی محمد شریف الحق امجدی) مطبوعہ انڈیا

قیمت ۱۲۵

”سیدین نمبر“ مطبوعہ ”الاشرفیہ“ مبارک پور۔ انڈیا

قیمت ۴۵۰

ماہنامہ ”جام نور“ دہلی کا ”جہاد نمبر“ صفحات ۲۰۰

قیمت ۵۰

ماہنامہ ”کنز الایمان“ دہلی کا ”مشائخ دہلی نمبر“ صفحات ۱۱۲۰

قیمت ۴۰۰

اعلیٰ حضرت کی بیشمار تصانیف حاصل کرنے کیلئے

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور